Registered

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۴۲) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہی - ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

انگلستان میں ملازمان ریل کی ہڑتال - ملازمان ریل نے انگلستان میں عام ہڑتال کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے اس کے متعلق ایک ملاقات میں مسٹر جارج نے بیان کیا ہے کہ گورنمنٹ ریلوے مشکلات سے بخوبی واقف ہے اور سر ہنری کیمبل بینرمین سے اس بارے میں خط و کتابت کی جارہی ہے۔

کنسی لی ایشن ایکٹ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ بورڈ آف ٹریڈ جہاں تک اس کے امکان میں ہوگا سٹرائک نہ ہونے دینے کی کوشش کریگا۔ **ٹرنسوال میں ہندوستانی** - ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن نے بھی ٹرنسوال کے ہندوستانیوں سے ہمدردی کرنے اور امپیریل گورنمنٹ سے اپیل کرنے کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔ جوہانسبرگ کا ایک تار مظہر ہے کہ ایک ہندو مہاتما کے چندروزہ قیام کی جو درخواست دی گئی تھی اسے گورنمنٹ ٹرنسوال نے نامنظور کردی اور نوآبادی سے فوراً نکل جانے کا حکم دے دیا گیا۔ مگر ہندو مہاتما نے اس بنا پر حکم ماننے سے انکار کردیا کہ اس کے لئے حکم ماننے سے زیادہ اور کام ہے جسے وہ کرنے آیا ہے۔ **طلباء سکول کا سٹرائک** - سینٹ جانز کالج رنگون کے لڑکوں نے اب تک سٹرائک کر رکھا ہے ایکسو بورڈر ایسٹ رنگون کے احاطہ میں پڑے ہوئے ہیں اور یونائیٹڈ برما نامی اخبار میں اہل رنگون سے امداد دینے کی اپیل کی ہے۔ اور ماہ حال کو تین اعلیٰ جماعتوں کے لڑکوں نے بھی ہڑتال کردیا۔ اور اب معدودے چند بورڈر باقی رہ گئے ہیں۔ لڑکوں کو ایک استاد کی شکایت ہے اور وہ اس استاد کو نکالدینے پر اڑے ہوئے ہیں۔ **اپر برما میں سیلاب** - منڈالے کتاون ریلوے کو سیلاب سے بہت نقصان پہنچا۔ ۱۰ تاریخ میل ۴۰ کے قریب لائن کا ایک حصہ بہ گیا جس کی وجہ سے ٹرینوں کی آمدورفت میں بڑا ہرج ہوا۔ **برطانیہ کی تجارت** ممالک غیر کے نقشہ ماہ ستمبر کے بموجب تجارت درآمد و برآمد میں بقدر ۱۴۴۱۴۰۷۱۱۶۷۳۴۳ پونڈ بیشی ہوئی ہے۔ **مولائے حفیظ کے ایلچی** انگلستان پہنچ گئے ہیں تاکہ حضور ملک معظم سے مولائے حفیظ کے سلطان تسلیم کرنے کا اقرار لیا جائے۔ **بمبئی پریسیڈنسی** میں اس سال طاعون کا زیادہ زور ہے مدراس، بنگال، صوبجات متوسط، میسور، حیدرآباد اور کشمیر کی طرف طاعون میں کمی بتائی جاتی ہے۔ **حال کے ہنگامہ** - بیڈن سکوئر کلکتہ کی وجہ سے سکوئر مذکور زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مشتہرہ حلقہ کی تعریف میں داخل کرلیا گیا۔ اب یہاں کوئی جلسہ منعقد نہ ہونے پائیگا ابھی اس حکم کا سرکاری طور پر اعلان نہیں کیا گیا گورنمنٹ بنگال کی منظوری کی دیر ہے **کلکتہ** کے شمالی حصہ میں اس خبر سے بڑا جوش پھیلا ہوا ہے خاصکر وہ لوگ جو پوجا کے دنوں میں جلسے کرنے کے ارادے کر رہے تھے بڑے تملار ہے ہیں۔ **کلکتہ** کے دیگر حلقوں میں اس خبر سے ناراضگی کے کوئی آثار نہیں معلوم ہوتے جس سے حکام کو بہت بڑا سہارا ملیگا۔ **۵ اکتوبر** کو کلو میں زلزلہ محسوس ہوا بڑے زور شور کی گڑگڑاہٹ تھی بہت سے آدمی خوف کے مارے گھروں سے باہر نکل آئے۔ **کلکتہ** کے یکہ گاڑی والوں نے جو ہڑتال مچا رکھی تھی وہ پھر اپنے اپنے کاموں پر آگئے۔ **کشمیر** میں ہیضہ کی وارداتیں ہوتے چلی جاتی ہیں۔ **صوبجات متحدہ** کے لئے ایک ایڈیشنل انسپکٹر آف اسکول منظور کیا گیا ہے **انڈین نرسنگ ایسوسی ایشن** کا جلسہ ۴ تاریخ کو ویسرنگل لاج شملہ

ایڈیٹوریل نوٹس

سول اینڈ ملٹری آرگن لودیانہ۔ ہمارے معزز لوکل ہمعصر سول اینڈ ملٹری آرگن نے۔ افسوس کہ دیوان ٹیک چند صاحب کے الوداعی جلسکی خبر شایع کرتے ہوئے یہان کی "انڈین کرسچن کمیونٹی" کے حق میں ایک ایسا فقرہ درج کیا ہے جو نہ صرف غلط فہمی ہی پر محمول ہے بلکہ اسمیں اُسکی بیعزتی اور اُس پر جھوٹا الزام عاید کیا جاتا ہے۔ وہ یہہ ہے "اور ظاہر کیا کہ اب تک چونکہ کمیونٹی نے کسی ڈپٹی کمشنر کو الوداعی دعوت نہیں دی اس لئے وہ نیا کام کرنا مناسب نہیں سمجھتی"+ جناب ایڈیٹر صاحب اگر یہہ خبر آپنے دیدہ دانستہ لکھی ہے تو اچھا نہیں کیا۔ ہم آپکو اس کے لئے معاف کرتے ہیں اور ساتھہ ہی التماس ہے کہ آپ کم از کم اتنا تو ضرور کریں کہ اپنی اس خبر کی تصحیح اپنے اخبار میں کر دیں تاکہ لوگون کی غلط فہمی دور ہو جائے۔ اور اگر آپ کے خبر رسان نے آپکو یہہ غلط خبر دی ہے تو اس کو خوب فہمایش کر دیں تاکہ آیندہ ایسی واہی تباہی خبر ہمارے بارے مین نہ دیا کرے ورنہ اُس کے لئے اچھا نہ ہوگا۔ جو خیال اس فقرہ سے گذرتا ہے وہ نہ تو کبھی لودیانہ کی انڈین کرسچن کمیونٹی کے دل میں آیا اور نہ ہی اُس نے اُسوقت اِس بنیاد پر جلسہ نامنظور کیا۔ بلکہ اِس جلسہ کے نامنظور کرنے کی وجوہات اور ہی ہیں۔ جنمیں سے صرف ایک یہہ ہے کہ یہہ ساری کارروائی مسٹر رلیا رام اور دیگر چند صاحبان کی تھی جس کی ہماری انڈین کرسچن کمیونٹی کو مطلق خبر نہ تھی۔ انہون نے یعنی مسٹر رلیا رام وغیرہ نے آپ مین ہی صلاح کر کے کرسچن کمیونٹی کی طرف سے دعوتی رقعہ شایع کرا دیئے تھے۔ پادری فائیف صاحب سے جب یہہ دریافت کیا گیا تو انہون نے صاف صاف لکھہ دیا کہ اِس معاملہ میں میرا دخل برائے نام ہے۔ اور میں اِس کا موجد یا شروع کرنے والا نہیں ہوں لہذا یہان کی انڈین کرسچن کمیونٹی نے ملکر اِس ساری کارروائی کو رد اور نامنظور کیا تھا۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

روحانیت۔ روحانیت ہماری طبعی دنیا کی ترکیب اور انتظام میں ایسی عالمگیر ہے کہ واقعی اُس پر آجکل غور و فکر کرنا مناسب ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اِس پر عموماً بہت کم خیال کیا جاتا ہے۔ انسان میں اِس کی طرف نہایت ہی عجیب و غریب میلان پایا جاتا ہے مگر اُس پر عملدرآمد بہت ہی کم ہوا کرتا ہے فانی اور نفسانی آدمی پاکیزگی کو کبھی نہیں سکتا کیونکہ یہہ غیر محدود ہے اس لئے کہ وہ خدا ہے۔ یہہ عجیب و غریب تعلیم نہ صرف الہام ہی کے ذریعہ سے دریافت ہوتی ہے بلکہ صحیفہ فطرت میں بھی اُس کی ویسی ہی تعلیم ہے بھلا اِس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ پاکیزگی کا مطالعہ سب سے اول اور افضل مطالعہ ہونا چاہئے۔ یعنی الروح اُسکی پیروی کرنی لازم ہے اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ جب اُس کی پیروی عمدہ طور پر اور بڑی غور و پرداخت سے کیجاوے تو انسان اپنے ہر ایک کام میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ جو فواید روحانیت کے تصور سے خیال سے بھی پیدا ہوتے ہیں وہ ایسے بڑے ہیں کہ انسان اُنکی قیمت نہیں ٹھہرا سکتا۔ اُس کا بڑا فائدہ یہہ ہے کہ روحانیت کے مطالعہ کے ذریعہ سے انسان خدا کی برکت سے تاریکی سے نکل کر روشنی میں آجاتا ہے اور یہہ نہ صرف مذہبی طور پر بلکہ دنیاوی معنون میں بھی ہوتا ہے+

اگر سوال کیا جائے کہ بھلا دنیاوی باتون میں روحانیت کو کیا دخل ہے؟ تو ہم بلا پس و پیش یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر قسم کا دخل ہے۔ خواہ جسمانی کام ہو خواہ ذہنی اِس کے بغیر تو کچھہ بھی نہیں ہو سکتا۔ روحانیت کا علم جسقدر زیادہ ہوگا۔ اُسی قدر زیادہ کامل ہمارے کام ہون گے۔ جب ایک شخص ہاتھون سے کام کرتا ہے تو ہاتھہ اُس کے لئے صرف اوزار یا ہتھیار کا کام دیتے ہیں مگر اصل میں کام کرنے والی انسان کی روح ہے جو اُس کے اندر باس کرتی ہے۔ اگر تمام کام روح کرتی ہے تو ظاہر ہے کہ دنیا کے سارے کام روحانیت سے چلتے ہیں۔ روحانیت ہی سے دنیا کی قومین بنتی ہیں اُسی نے دنیا کی تمام افواج کو تعلیم دی ہے اور اُنکو مرتب کیا ہے۔ اِسی سے ریلوے۔ پل اور عمارتیں بنتی ہیں۔ اس کے ذریعہ سے زمین کی زراعت اور کانون میں کام ہوتا ہے اِسی سے دنیا میں حکومت ہوتی ہے روحانیت ہی دنیا کی ملکہ ہے اور وہی اس دنیا کے ہر ایک کام میں حکومت کرتی ہے+

روحانیت ہی بہترین معلم ہے کیونکہ روحانیت میں خدا خود شامل ہے اور کون ہے جو اُسکی مثل تعلیم دے سکتا ہے۔ انسان کسی کام کو اُسی مقدار میں نسبتاً اچھے یا برے طور پر کر سکتا ہے جسقدر کہ اُسکو روحانیت کا کم و بیش علم ملا ہے اور جسقدر کہ اُس کے استاد اُسکو استعمال کرتے رہے۔ جو استاد بہت سا روحانی علم جانتا ہے اور اُسکو روحانیتہً دوسرون کو دے سکتا ہے وہی اپنے شاگردوں کو ذہین اور عالم بنا سکتا ہے مگر اُس استاد کے شاگرد جسکو کم روحانی علم آتا ہے۔ جاہل اور بے وقوف رہتے ہیں۔ الغرض تمام باتیں روحانیت کے مقدار مستعملہ پر منحصر ہیں یہی حالت تمام مضامین کی بھی ہے جو سکھائے جاتے ہیں۔ تمام علوم خواہ وہ مادی ہون خواہ ذہنی سب روحانی ہیں کیونکہ وہ روح ہی سے آتے ہیں۔ انسان کا جسقدر زیادہ اور مکمل علم ہوتا ہے اُسی قدر زیادہ علم کی روحانیت بھی ہوتی ہے۔ جو استاد کم روحانیت

انتظام کلیسیا - جنوبی ہند کی متحدہ کلیسیا اپنی مقامی چرچ کونسل اور ایک صدر مجلس کے ذریعہ سے اپنا انتظام کرتی ہے۔ (۲) مقامی کلیسیائیں۔ مقامی کلیسیا ایمانداروں کا وہ گروہ ہے جو باضابطہ مرتب ہے اور جو عام عبادت کے لئے مقررہ اوقات میں فراہم ہوتی ہے۔ اس کے عہدیداران ایک پاسبان ہوتا ہے جو بذریعہ تقریری انجیل کی منادی کرنے اور عشاءربانی اور بپتسمہ کی رسوم آدا کرنے کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے۔ اور ایلڈر یا ڈیکن جو کلیسیا کی طرف سے انتخاب کئے جاتے ہیں۔ اور پاسبان اور ایلڈران ملکر کلیسیا کی سیشن یا کمیٹی کہلاتی ہے۔ مقامی کلیسیا کو اپنا انتظام یا تو کلیسیا کے کل شرکا کے ذریعہ یا اپنی سیشن یا چرچ کمیٹی کے ذریعہ کرنیکا اختیار ہے یہہ ان لوگوں کا امتحان لیکر کلیسیا میں داخل کرتی ہے جو کلیسیا کے ممبر ہونا چاہتے ہیں۔ اور رخصتی اور تبدیلی کی چٹھیاں لیتی اور عطا کرتی ہے اور قانونی انتظام کرتی ہے اور کلام کی منادی کا بندوبست کرتی ہے۔ اور سکرامنٹوں کی رسم کی ادائیگی بھی پورا کرتی ہے جبکہ کلیسیا کا کوئی پاسبان نہیں ہوتا۔ سنڈے اسکول اور تمام بشارتی کام جو کلیسیا کے ذریعہ سے جاری ہے اُسی کے زیرنگرانی ہے۔ اور چرچ کونسل کے لئے بھی ڈیلیگیٹ مقرر کرتی ہے۔ اور جبتک ایک کلیسیا کا مشن کے ساتھ منصبی تعلق ہے تب تک مشن کو مجاز ہے کہ وہ سیشن یا چرچ کمیٹی میں اپنا نائب مقرر کرے (۳) چرچ کونسل چرچ کونسل خادمادین اور کلیسیا کے دیگر شریک نائب سے بنی ہوئی ہے۔ جس کا کام ایک خاص حلقہ میں محدود ہے۔ چرچ کونسل کے زیرنگرانی وہ کل کلیسیائیں ہیں جو اُسکی حدود کے اندر ہیں۔ وہ کلیسیاؤں کو مرتب کرتی ہے۔ توڑ دیتی ہے اور قبول کرتی ہے۔ اور خادمان دین کو مقرر کرتی ہے۔ عہدے پر تعین کرتی ہے۔ رخصت کرتی ہے۔ اور اُن کا قانونی انتظام کرتی ہے۔ اور کلیسیائی اور غیرمرتب جماعتوں کو مدد دیتی اور امداد پہنچاتی ہے۔ اور اپیلوں اور درخواستوں کو جب وہ باضابطہ پیش کی جاتی ہیں فیصلہ کرتی ہے۔ اور ترتیب کو قائم رکھتی ہے اور بشارتی کام جاری رکھتی اور صدر مجلس کے لئے ایلچی مقرر کرتی ہے۔ ہرایک چرچ کونسل خود اپنا ہی طریق کارروائی مقرر کریگی۔ لیکن یہہ بھی سمجھنا چاہئے کہ اس قسم کی کارروائی اتحاد کے عام طریقہ کے مخالف نہو دو یا زیادہ نزدیکی چرچ کونسلوں کو اختیار ہے کہ وہ باہمی مدد اور کام کے بہتر انجام دہی کی خاطر اپنی سنڈ بنالے یہ ایسی طرح چرچ کونسل بھی دو یا زیادہ لوکل کونسلوں میں تقسیم ہو سکتی ہے مگر ہردو صورت میں صدر مجلس کے لئے انتخاب کرنے کے واسطے فقط چرچ کونسل ہی ذریعہ ہوگا نہ سنڈ اور نہ لوکل کونسل۔ (۴) صدر مجلس۔ صدر مجلس جسکا انعقاد دو سال میں ایک مرتبہ ہوگا وہ مشتمل ہے اُن ایلچیوں سے جو خادمان دین ہوں یا لیمین۔ اور جو چرچ کونسل کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں ہرایک چرچ کونسل کو ایک خادم دین اور ایک ایلچی کے بھیجنے کا اختیار ہوگا۔ ہرایک متحدہ کلیسیا کی طرف سے۔ صدر مجلس جنوبی ہند کی متحدہ کلیسیا کی نائب کی جماعت ہے۔ اور اُسکی مشیر بھی اُسکو کلیسیاؤں کے اوپر بحیثیت خود کوئی اختیار نہیں ہوگا مگر ان درخواستوں پر غور کریگی جو چرچ کونسلوں کی رضامندی اور ذریعہ سے اُن کے پاس پہنچیگی۔ اُس کے عام فرائض یہہ ہوں گے۔ کہ چرچ کونسلوں کی حدین اور ترتیب دینے کے بارے میں صلاح دے اور ان تمام معاملات پر فیصلہ کرے جو کونسلوں کی طرف سے اُس کے پاس آویں اور ان مشنوں کے ساتھ ملکر کام کرے جو بشارتی اور دیگر مسیحی کام کر رہی ہیں۔ اور کلیسیاؤں کے تمام خادمان دین کو ایک محبت کے رشتہ میں مضبوط کرے ؛ اور انکی دماغی اور روحانی ترقی کو بڑھائے اور کلیسیاؤں کی تعداد وغیرہ اور ایک سالانہ رپورٹ شایع کرے اور ایسے طریقے اور وسیلے استعمال میں لادے جس سے تمام کلیسیا کی بہبودی اور مضبوطی متصور ہو ؛

جیکب بھجن متخلص بہ طالب پٹیالوی - ہم آپ کے مرثیہ بر وفات جناب پادری عیسیٰ بھجن صاحب درج اخبار کرنے سے عاری ہیں کیونکہ وہ زیادہ تر ذاتی ہے اور پبلک کی دلچسپی سے خالی ہے۔ لیکن آپکی اظہار غم کے ساتھ ہم کو کلیہ ہمدردی ہے۔ بیشک آپکو اور آپکے خاندان کو بہت سخت صدمہ پہنچا مگر خداوند تعالیٰ کی مرضی یونہی ہوئی اور اسمیں شک نہیں کہ جو کچھ اُس نے کیا بھلا ہی ہے۔ خدا آپکو صبر کی روح عنایت کرے ؛

جو کچھ پادری یوٹامل صاحب نے مسیحی کاشتکاروں کی نسبت لکھا ہے ہم اُس سے کلیہ اتفاق کرتے ہیں۔ اسمیں تو شک نہیں کہ اراضی کے مسیحی مالک بہت کم ہیں اور جو خود کاشتکار ہوں وہ بھی بہت تھوڑے ہیں۔ لیکن ان کے مضمون کے متعلق جو اخبار مسیحی نے دو ایک ریمارک درج فرمائے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ چنانچہ یہہ مرقوم ہے کہ ”بہتر لوگ جو مسیحی ہوئے اس ملک پنجاب میں عموماً زراعت پر ہی گذارہ کرتے ہیں۔ اُن کی اپنی زمین نہیں۔ بعض تو زمینداروں سے اراضی لگان پر کاشت کے لئے لیتے ہیں۔ بعض اُن کے ساتھ مشترکہ کاشت کرتے ہیں۔ بعض بطور نوکر کے کام کرتے ہیں اور ایک حصہ پیداوار پر کفایت کرتے ہیں۔ کچھ سالوں سے نہر چناب پر اور نہر جہلم پر سرکار نے غیرآباد اراضیات کو آباد کرکے کاشتکاروں کو بسانا شروع کیا ہے مشنری صاحبان کی کوشش اور سرکار کی مہربانی سے چار پانچ مسیحیوں کے گاؤں بھی آباد ہوگئے ہیں۔ یہہ گویا بھی

زراعت پیشہ قوم کا ابتدائی ذخیرہ ہے۔ ایک آدھ ایسے ہی مسیحی گانوں پہلے سے بھی آباد ہیں۔ مثلاً کلارک آباد اور سنتوکھ ماجرا۔ نئی آبادی میں مفصلہ ذیل مسیحی گاؤں ہیں۔ منٹگمری والا۔ ینگسن آباد المعروف عیسی نگری مارٹین پورہ۔ ینگسن آباد وغیرہ۔ .... چند سالون سے سرکار نے ایک قانون موسومہ بہ ایکٹ انتقال اراضی رایج کیا ہے جس سے مسیحیوں پر حصول اراضی کا دروازہ بند ہوگیا ہے۔ چند ایک امور ہیں جنکی طرف ہماری مہربان گورنمنٹ کی توجہ درکار ہے جا اقوام کہ لوکل گورنمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن کے زراعت پیشہ قوم ٹھہرائی ہیں اُنمیں مسیحی قوم کا نام کسی ضلع میں بھی نہیں ہے۔ حالانکہ یہہ ایک فی الواقعہ امر ہے کہ کئی ایک اضلاع میں مسیحی لوگ بھی زراعت پیشہ اقوام کے زمرے اور تعریف میں آسکتے ہیں مثلاً ضلع سیالکوٹ میں گجرات میں۔ ہوشیارپور میں ضلع لائیل پور کی نئی آبادی میں۔ اسمیں شک نہیں کہ یہہ تعداد تھوڑی سی ہے۔ تاہم جو مسیحی ایسے گھرانوں میں سے ہیں جو قانون بندوبست سے مالک اور قابض اراضی اور کاشتکار چلے آتے ہیں اُن کو محض مسیحی ہونے کی وجہ سے اپنے حقوق جایز سے محروم رکھنا حق تلفی ہے ہم مسیحیوں میں کوئی ذات پات نہیں۔ زراعت پیشہ اقوام میں داخل تصور ہونے کا اور کوئی معیار نہیں کہ بعض اضلاع میں جہاں مسیحیوں کا گذارہ زیادہ تر زراعت پر ہے اُن کو زراعت پیشہ اقوام میں شمار کیا جاوے مثلاً سیالکوٹ لائلپور یا جھنگ میں۔ انکی زمینداروں میں سے مسیحی ہوئے ہیں اور انکی جو نئی نوآبادیوں میں زمینداری کا کام کرتے ہیں اگر اب نہیں تو آیندہ پشت میں حق تلفی ہوگی"۔

ہمارے خیال میں پنجاب کی انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کو لازم ہے کہ اس امر پر جدوجہد کرکے گورنمنٹ تک اس حق تلفی کے اندیشے کو گوشگذار کرے۔ تاکہ زمیندار مسیحیوں کے حقوق قایم رہیں۔ (ایڈیٹر)

مُراسلات

مسیحی قوم

بعض ہمارے مخالف یہہ کہتے ہیں کہ اس ملک کے عیسائی نیچی ذات کے لوگ ہیں اور کاشتکاری ان کے اباؤ اجداد کا پیشہ نہیں ہے اور کاشتکار زمرہ میں صرف وہی لوگ شمار کئے جاتے ہیں کہ جن کے اباؤ اجداد فن زراعت کے عادی تھے اور قدیم سے وہ کاشت کار چلے آتے ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ایسا کہنے والے صرف مسیحیت کے دشمن ہیں۔ اول تو تمام مسیحی رذیل اقوام میں سے ہرگز نہیں ہیں بلکہ اکثر اعلے اقوام کے لوگ بھی مسیحی زمرہ میں شامل ہیں دویم مسیحیت کے سایہ تلے نہ کوئی ادنے نہ اعلے بلکہ سب کے سب ایک قوم جو مقدس کاہنوں کا فرقہ بادشاہی خاندان اور سچے پرستار شمار کئے جاتے ہیں اور پھر جو بعض لوگ ادنی خاندانوں سے بھی مسیحی ہوگئے ہیں وہ بھی علم اور زمانہ کی روشنی سے شائستگی کے دایرے میں آگئے ہیں اور قومی حالت میں کھڑے ہوکر آریوں اور محمدیوں کے استاد ہو گئے ہیں۔

اور وہ جو زمیندارا پیشہ کرنا جانتے ہیں وہ ایسے جفاکش اور محنتی ہیں کہ دیگر اقوام کو قلبہ رانی کا سبق سکھلا سکتے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ زمین کے مالک ہوں اور باقی اقوام کیطرح نہروں پر آباد کئے جائیں ہم بھی لوگ نیٹو کرسچن[لہ] ہیں ہندوستانیوں کے ساتھ ہمارا پورا حصہ بخرہ ہے۔ گورنمنٹ کو خدا نے بانٹنے کیلئے مقرر کیا ہے مناسب ہے کہ ہر ایک کو واجب حصہ عنایت فرمایا جاوے نہ کہ صرف اُن ہی کو جنھوں نے اپنی شرارتوں اور شراب خواریوں قماربازیوں اور مقدموں میں اپنی پہلی زمینوں کو فروخت کردیا اب دربدر خراب خستہ پاست آوارگی وخانہ بدوشی کے مزے اڑا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو زمین دینا ملک کو برباد کرنا ہے۔

نئی آبادیاں کرنے سے مدعا ہماری گورنمنٹ کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بنجر قدیم کو آباد کرکے ملک کی تجارت کو رونق دیں اور بہت لوگوں کو جو سرکار کی جانفشانی سے خدمت کرتے تھے وہاں آباد کرے اور ملک کے اکثر اچھے اور شریف لوگوں کو بطور گذارے کے زمین عنایت کرے اور نیز اُن لوگوں کو بھی جن کی بابت امید کامل ہو کہ وہ اچھے جفاکش اور فن زراعت میں ماہر اور خود کاشت کرنے والے ہوں۔ انہیں سے بہت سے مسیحی بھی ہیں جو نہ صرف ہل چلانے ہی میں استاد ہیں بلکہ مسیحیت کے نیک اثر نے انہیں ملک اور حکومت کا خیرخواہ بنا دیا ہے۔ ہم بآواز بلند اپنی عزیز گورنمنٹ کی خدمت میں۔ اپنی حاجتوں کو پیش کرتے ہیں کہ مالی حالت میں ابتک مسیحی لوگ بہت پیچھے رہے ہوئے ہیں اپنے دینی کاروبار بھی چلانے میں قاصر ہیں شفاخانے عبادت خانے بنانے تو درکنار اب تک دینی معلموں کو روٹی کھلانی بارعظیم سمجھتے ہیں جب سیلف سپورٹ کا ذکر کیا جاتا ہے تو لوگ تھرا اٹھتے ہیں آج ایک کلیسیا قایم کی جاتی ہے اگلے سال پراگندہ ہوکر تمام ممبر کبوتروں کیطرح چوگا ٹہورتے پھرتے ہیں۔

سچ ہے جہاں وہ اچھی طرح روزینہ کمانے کی جگہ پاتے ہیں وہاں بال بچہ کولے بھاگتے ہیں۔ آج کل نہروں کی آبادیوں میں بھی زراعان کا یہی حال ہو رہا ہے جب کبھی یہہ کہا جاتا ہے کہ

[لہ] نیٹو کرسچن نہیں بلکہ انڈین کرسچن ہیں (اسسٹنٹ اڈیٹر)

بھائیو فلان جگھہ چندہ بھیجنے کی ضرورت ہے گرجا یا یتیم خانہ یا مسافرخانہ بنیگا تو وہ بیچارے پہلے ہی سے یورپ اور امریکہ کی طرف منہ کرکے دہائی دیتے ہیں کہ ہائے کھانے کو تو ملتا نہیں پھر تعمیر عمارت کے لئے کیا دین ایک سال پاسٹر لوگ کلیسیا کے سر پر دکھائی دیتے ہیں دوسرے سال مشن کے محتاج۔ سیلف سپورٹ ادھورے پن میں ہے۔ ہمیں اُمید کامل ہے کہ جب مسیحیوں کو زمینوں میں حصہ اور نوکریوں کے لئے جگھہ اور نیز ہر جگہ روٹی کمانے کا سامان اور ذریعہ دستیاب ہو جائیگا تو موجودہ مفلسی دور ہو جائیگی اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاینگے خدا کرے کہ ایسا ہی ہووے

الراقـــــــــم

پادری بوٹا مل۔ یو۔ پی مشن

مانانوالہ

پوسٹ ماسٹر اور خط

دوسرا پطرس ۱۔۴

(از طرف جے برسکو مشن اسکول بارونکی)

اے میرے عزیز مسیحی بھائیو گو کے یہہ مضمون بہت ہی پرمطلب ہے جس وقت اُسپر توجہ فرمائینگے تب ہی حظ اوٹھائینگے۔ عزیزو اب میں اپنے خیال کو اُس پوسٹ ماسٹر کی جانب دوڑاتا ہون جو کہ سب کا خالق اور مالک ہے۔ جس کے پاس مہر اور حکمنامہ اور لیٹر بکس اور تھیلی موجود ہے اُس کے سچے اور ظاہرا خط وہ ہیں جو اس کے حکم کی کامل فرمانبرداری کرتے ہیں اُس پوسٹ ماسٹر نے اپنے خطوں پر بڑا سلوک کیا کہ وہ اپنے ظاہری خطوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ تاکہ اُس پر سچی مہر لگائے وہ خط جس کے پاس جاوے وہ اُس کے مضمون کو راست سمجھے۔ ہم کیسے خط ہیں۔ ہم مسیح کے وسیلے سے سچے خط قرار دیئے جاتے ہیں۔ اُن کے کاموں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کے سچے خط ہیں۔ خط کئی طور کے ہوتے ہیں دو طرح کے خط ہوتے ہیں ایک خط وہ کہ جس کے پڑھنے سے ہر ایک کے دل پر خوشی ہوتی ہے کیونکہ اُس پر مہر ہے۔ جس کے باعث سے لوگ خوشی کا خط جانتے ہیں۔ دوسرا خط جو ہے سو رنج کا ہے کیونکہ اُس پر ایک ایسی نشانی موجود ہے۔ جس کے دیکھنے ہی سے لوگ رنجیدہ ہوتے اور آب دیدہ ہو جاتے ہیں۔ یا تو اُس خط کے سرون پر کالی لکیر یا کونہ پھٹا ہوا ہوتا ہے۔ اب غور کا مقام ہے کہ ہم کیسے خط ہیں۔ آیا مہر کئے ہوئے خط ہیں جسپر مسیح کے خون کی چھاپ لگائی گئی ہے یا کالی لکیر یا کونہ پھٹے ہوئے خط ہیں۔ اگر آپ حقیقت میں چھاپ لگے ہوئے خط ہیں تو آپ اپنی زندگی بھر لوگوں کے ساتھ بھلائی کا خیال رکھینگے اگر کوئی مصیبت یا رنج میں ہوگا تو آپ اُس کی مدد کرنے کے واسطے موجود ہون گے اگر بیمار ہوگا تو اُس کی بیمارداری کیواسطے اپنے ہاتھ پیر اور روپے سے مدد دینے کو تیار رہون گے اور کوئی دقیقہ اُس کے واسطے اٹھا نہ رکھین گے اس طور سے اُس بیمار اور محتاج کے دل پر بڑی تاثیر ہوگی یون اُس کا دل مضبوط اور تاثیر والا ہوگا۔ اور اپنے بھیجے ہوئے پوسٹ ماسٹر کی مرضی کو پورا کرین گے۔ اُس کے خطوں نے پوسٹ ماسٹر کی بات مانکر کہنے لگے کہ کیا ہی عمدہ خط ہم ہیں اور جب یہہ ظاہرا خط پوسٹ ماسٹر کی سمجھ میں لاپتہ ہوتے ہیں۔ تو وہ اُن کو چھیر ڈالتا ہے۔ جس کا ٹھکانہ نہیں ہوتا ہے اس طور سے ایسے خط مارے مارے پھرتے ہیں۔ یہہ پوسٹ ماسٹر ہر ایک خطون کی بول چال اور کامون کو خوب اچھی طرح سے جانتا اور شناخت کرتا ہے اُسکی نظر سے کوئی خط چھپا نہیں ہے۔ وے خط جو بیرنگ ہو جاتے ہیں اُن پر سرکاری محصول دینا ہوتا ہے وہ بیرنگ خط جس کے پاس بھیجا جاتا ہی اگر وہ اُس کا محصول نہ ادا کرے تو پھر اس کے پاس واپس کر دیا جاتا ہے جس کے پاس سے آیا ہی اگر وہ بھی اس کا محصول نہ ادا کرے تو اُس کو سزا کا حکم صادر ہوتا ہے۔ یون وہ بے عزت اور رسوا ہو جاتا ہے۔ سوائے میرے عزیز بھائیو وہ جو کہ اپنے کو ظاہرا خط گردانتے ہیں وہ اُسی کی مانند ہون گے۔ اور سزا کو اٹھائینگے جنہوں نے پوسٹ ماسٹر کی بات کو نہ مانا اور نہ اُس کی مصیبت کا خیال کیا اے محصولی خط تم جو کہ اپنے کو ظاہرا خط بتاتے ہو کب تک یہہ پوسٹ ماسٹر تمہارا صبر کرے گا کیونکہ تمہارے درمیان نجس باتین موجود ہیں جنکو میں ذیل میں درج کرتا ہون ذرا غور سے ان باتون کا خیال فرمائیگا۔ جس کا دل ظاہر مین صاف نہیں ہے وہ دغاباز اور مکار ہے۔ یا جس کے دل میں خودغرضی یا "میں میں" کا بیج بویا ہے اُس کے دل میں گناہ کی جڑ موجود ہے۔ کیا تم بھاڑے کے ٹٹو نہیں ہو نارانستی۔ حرامکاری۔ بدخواہی۔ لالچ۔ بدذاتی۔ ڈاہ خون۔ کینہ۔ جھگڑا۔ دغابازی۔ کاناپھوسی۔ تہمت لگانے والا۔ خدا اور اپنے ہم جنس سے عداوت کرنے والا۔ گھمنڈی وعدہ خلاف۔ جھوٹے وغیرہ دیکھو رومیون ۱/ ۲۹ و ۳۰ انہیں باتون سے وہ خط جو اپنے کو ظاہری خط بتاتے ہیں جھوٹی خط ہو جاتے ہیں اگر یہی تمام خرابیان ظاہرا خطوں مین موجود رہیں۔ تو چاہے کتنا وعظ سنین یا کرین کچھ فیض نہ ہوگا۔ بلکہ جیون کے تیوں محصولی خط بنیں رہینگے جس طور کے پہلے تھے یون اُس کا کوئی قیام نہیں کہ کہان کو جائیگا۔ وہ ڈیڈ لیٹر بکس میں پڑا رہیگا جب

تک قیامت نہ ہو انصاف نہ ہوے پھر بھی اُسی ڈیڈ لیٹر بکس میں رہنا ہوگا - جہانکہ ہمیشہ کا عذاب موجود ہے وہ ہمیشہ کی موت میں شرکت پاویگا - بڑے خوف اور سوچ کا مقام ہے - اب بھی چیتو اور ہوش میں آؤ تاکہ ہم ہمیشہ کی موت میں شرکت نہ پاویں - بلکہ اُس پوسٹ ماسٹر کے وسیلے سے جس نے ہم کو اپنے خون سے خریدا اور ہم پر چھاپ لگائی اُس کی مرضی کے موافق چلیں تو ہم حقیقت میں ظاہرا خط ہو سکتے ہیں اس طور سے پوسٹ ماسٹر خوش ہوگا - اور اُس تھیلی میں رکھیگا جس میں خط حفاظت کے ساتھ رکھے جاتے ہیں جس میں کوئی خرابی نہیں ہوتی چاہے پانی کیوں نہ برسے ہم کو واجب ہے کہ ہم بھی اپنے دل کی تھیلی میں ان تمام باتوں کو جمع کریں - جس سے پاک فرشتوں کے ساتھ ہمیشہ کی خوشی میں شریک ہوں تاکہ خدا ہم لوگوں کی امداد کرے کہ ہم اُس ڈیڈ لیٹر بکس کے وارث نہ بنیں بلکہ پوسٹ ماسٹر کے باعث سے جس نے ہمکو بھیجا اس کی مرضی کو پورا کریں اس طور سے ہم اُس ابدی خوشی کے وارث ٹھہرینگے آمین

جذام اور ٹیکہ

مدت مدید سے جذام ہمارے ملک ہندوستان میں ڈیرہ جمائے بیٹھا ہے - یہہ ایک ایسا مرض ہے کہ ہر ایک شخص جس میں انسانی ہمدردی کی ذرہ سی بو بھی پائی جاتی ہے اُس کے خیال سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - یہہ امر شہادات ثقہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ جذام اپنے اصلی معنی میں چھوت کی بیماری نہیں ہے مگر زخم یا خراش یا جلد کی پھڑیا پھنسی کے یا ٹیکہ لگانے کے ذریعہ سے یہہ مرض انسان کے اندر بہ آسانی سرایت کر جاتا ہے - رائل کمیشن کے جلسہ کے روبرو معزز شہادتوں کے ذریعہ سے یہہ حقیقت پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ٹیکا لگانے سے جذام کا مرض بہت بڑھتا ہے - اور اسی کے ذریعہ سے یہہ مرض اُن مقامات میں پہنچ گیا ہے جہاں یہہ بالکل معدوم تھا چنانچہ جذام کے ایک بڑے بھاری افسر سر رانلڈ مارٹین صاحب یوں کہتے ہیں کہ "میں نے ہندوستان میں رہکر بخوبی دیکھا ہے کہ ٹیکہ لگانے اور غدار زخم بٹی کرنے کے ذریعہ سے یورپین کو اس مرض کا خصوصاً بہت خطرہ ہوتا ہے میں نے گذشتہ سال دیکھا کہ ایک انگریز لیڈی جس کو غدار لڑکے سے ٹیکا لگایا گیا تھا وہ بڑی بری حالت میں تھی" (رسالہ انگریزی میں جذام مصنفہ ڈاکٹر ہیلز صفحہ ۱۸۲) پھر سر جن سی آر فرانسس صاحب ماہ اگست ۱۹۰۹ء کو تحقیقات مرض جذام کی کمیٹی کے جرنل میں یوں کہتے ہیں کہ "میں اس بات کی حمایت میں ہوں ٹیکہ کے ذریعہ سے اس مرض جذام کی اشاعت ہوتی ہے ڈاکٹر آر ال بکویل صاحب کا بیان ہے کہ جہاں تک میرا طبی تجربہ جاتا ہے میں اس امر کی شہادت دیسکتا ہوں کہ جذام ٹیکہ کے ذریعہ سے ایک شخص سے دوسرے شخص کو منتقل ہو سکتی ہے - اور اُس کا دعوے ہے کہ میں نے کئی ایک موقعوں پر جذام کا ملاحظہ کیا ہے کہ ٹیکہ کے ذریعہ سے اس کا انتقال ہو سکتا ہے اگر جگہ کی گنجائش ہوتی تو میں اس امر کی بابت اور بھی بہت سی شہادتیں پیش کر سکتا مگر اس ٹیکہ کے بارے میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے ٥

مسٹر جی ایچ سٹوارٹ

یہہ صاحب انبالہ شہر کی مسیحی کلیسیا کے ایک بزرگ تھے آپ ۱۸۲۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۹ء میں اپنے نجات دہندہ کی خدمت شروع کی - اور مرتے دن تک برابر کرتے رہے کچھ عرصہ سے آپ بیمار ہو گئے تھے جب لوگ انکو دیکھنے آتے تھے تو وہ صاف کہہ دیتے تھے کہ اب مجھ کو آسمانی گھر جانا ہے - انکو کسی قسم کا دنیاوی خیال تک نہ تھا - وہ اپنے خدمت کرنے والوں کو ہمیشہ ہنسایا کرتے تھے - اور انکو کلام سے تسلی دیتے تھے خدمت کرنے والوں کو اُن کی زندگی کے نمونے سے بہت فائدہ ہوا ہے اور مرنے سے ۵ دن پہلے اپنی بیٹی سے کہنے لگے کہ بیٹی اب مجھ کو خداوند کے حضور جانا ہے -

پھر ایک میم صاحبہ جو شملہ پر ہیں اور ان کی لڑکی کی بہت دوست ہیں وہ ایک خط میں یوں لکھتی ہیں - کہ میں ۱۰ ستمبر کی رات کو سو رہی تھی - اور تمہارے پاپا کو خواب میں دیکھا - اور بات چیت ہوئی ماموں نے جواب دیا اور کہا - کہ اگر میں موت کے سایہ کی وادی میں پھروں تو مجھے کچھ خوف نہ ہوگا - کیونکہ میرا نجات دہندہ میرے ساتھ ہے - اور میں ۱۰ ستمبر کی رات کو ۱ بجے بیٹھا ہوا تھا - میں نے ان کو دوائی پلائی - گو بات بہت کم سمجھ میں آتی تھی گویا ایک نئی زبان انکو مل گئی کہ میں حیران تھا - وہ تو اہم زبور بڑی خوش الحانی سے پڑھنے لگے - اور ایک ایک لفظ صاف سنائی دیتا تھا - کہ میں اور اُن کی بیوی صاف طور سے سمجھ سکتے تھے - اور پھر سات منٹ تک سجدے میں گئے اُن کی دعا کا شرح یہہ تھا - کہ تونے مجھ کو ہر ایک برکات سے مالا مال کیا - اس کے لئے میں تیرا شکر کرتا ہوں اور پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگی - اور پھر اپنی بیوی اور بیٹی کو برکت عنایت کی - دعا کے خاتمہ پر انہوں نے کہا کہ اب مجھ کو اپنے حضور لے چل - اور اپنے نام کو جلال بخش - آمین - ۱۱ ستمبر



دن کے ۲½ بجے اپنے سفر کو تمام کر کے اپنے آسمانی گھر میں جا داخل ہوئے ❊

اور اب وہ اپنی بیوہ اور ایک لڑکی کو پیچھے چھوڑ گئے اب ہم ان کے لئے دعا کریں۔ کہ خدا جو تسلی کا بانی ہے ان دونوں کو کمال تسلی عنایت کرے ❊ الراقم تھیوڈور انبالوی

کلکتہ میں بلوہ

کلکتہ ۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹ء

کلکتہ میں پولیس اور بنگالیوں کے مابین دھواں دھار لڑائی

بیڈن سکوائر میں کل رات کو بڑا سخت فساد ہوا۔ تمام پولیس نے جمع ہو کر یکبارگی پولیس کو مارنا شروع کیا حتیٰ کہ کوئی بنگالی بھی سپاہیوں کی دست برد سے نہ بچا اور ہر آنے جانے والے کو سخت زدوکوب کرتے تھے۔ یہاں کے اخبارات نے مختلف حالات اس فساد کے شائع کئے ہیں کہ کس طرح بے رحمی سے پولیس نے بنگالیوں کو مار کر ان کا خون کیا اور تمام بازار خون سے لت پت ہو رہے تھے ❊

پولیس نے لوگوں پر پتھر برسائے اور حکام سے کہا کہ بنگالیوں کا کام ہی

کلکتہ کی پولیس نے اُس روز اول تو خود ہی پہلے بنگالیوں کو پتھر برسا کر زخمی کیا اور بعد میں اپنے حکام سے کہا کہ یہ کام بنگالیوں کا ہے۔ جنہوں نے انگریزوں پر پتھر مارے ہیں۔ انگریز ٹریم کاروں پر سوار تھے جن پر پتھر برسائے گئے تھے۔ چنانچہ پولیس نے خود ہی ایسی کارستانی کر کے چھ اور دو بنگالی گرفتار کر لئے۔ اس کے بعد اس جنگ و جدل میں جہاں تک معلوم کیا بجز سینکڑوں زخمیوں کے کوئی موت واقعہ نہیں ہوئی ❊

پولیس کی بے رحمی اور لوگوں کی تباہی۔ ۳۰ سپاہی مجروح ہو گئے

کلکتہ پولیس نے صرف اتنا ہی نہیں کیا بلکہ جہاں جہاں بنگالیوں کے گھر میں گھس کر اُن کی بے عزتی کی اور ان کو بازاروں میں گھسیٹا۔ ٹریم کاروں میں سے بیٹھے ہوئے بنگالیوں کو بلا امتیاز نیچے گرا دیا پولیس کی اس حماقت پر تمام بنگالیوں میں جوش پیدا ہو گیا۔ پھر کیا تھا بنگالیوں نے بھی اپنے آپ کو سنبھالا اور یکدم پولیس پر ٹوٹ پڑے اس گھمسان کی لڑائی میں تیس سپاہی سخت مجروح ہوئے ہیں ❊

بنگالیوں کو اسپتال والوں نے داخل نہیں کیا اس پر اظہار افسوس

اسپتال والوں نے اس وقت کسی زخمی بنگالی کو اسپتال میں داخل نہیں کیا جسکی وجہ زیادہ تر بدھ گزشتہ کی ناجائز کارروائی اور فساد تھا۔ اس پر بنگالیوں کو غصہ اور بڑھا۔ حالانکہ اسپتال والوں کو کوئی حق نہ تھا کہ مجروحوں کو داخل نہ کرتے۔

آج بالکل امن و امان ہے۔ اور امید کیجاتی ہے کہ آج رات کسی قسم کا فساد نہیں ہوگا۔ اکثر دوکانوں ٹریکاروں اور بازاروں کے لیمپ اسی فساد اور عناد میں توڑ پھوڑ ڈالے گئے تھے ❊

کلکتہ میں خوفناک تباہی اور قیامت کا نظارہ

کلکتہ ۵ر۔ اکتوبر

کل کا تمام دن اور رات کے ۹ بجے تک محشر کا عالم بپا رہا۔ مسلح پولیس شمالی کوارٹر میں گشت لگاتی رہی کیونکہ افواہ پھیل گئی تھی کہ جگہ جگہ لوٹ مار جاری ہے اور عمارتیں جلائی جاتی ہیں۔ پولیس کا مسلح پھرنا اور ہر راہ رو بنگالی پر حملہ کرنا خلاف آئین تھا ❊

والٹر سارجنٹ پولیس کا ہاتھ کاٹا گیا اور سارجنٹ بونٹ کو چرا کر لے گئے

مسٹر والٹر سارجنٹ پولیس نے رات کے وقت ایک مکان پر حملہ کیا اور زبردستی اس مکان کے دروازہ میں ہاتھ ڈالکر اُسکو کھولنا چاہتا تھا کہ اندر والوں نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ سارجنٹ بونٹ کو اس ہڑبڑی میں بنگالی چرا کر لے گئے۔ لیکن وہ رات کو ایک مکان کی سیڑھیوں پر پڑا مل گیا جہاں کہ وہ اپنی مدد کی انتظار کر رہا تھا۔ والٹر کو ہاتھ کٹنے کے باعث اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ایک ٹریموے کا خزانچی اور دیگر آدمی اسی جرم میں زیر حراست ہیں ❊

ایک بنگالی اور کنسٹیبل کی موت اور مجروحوں کا ہسپتال میں داخلہ

اس روز کی لڑائی میں ایک بنگالی بابو اور ایک کنسٹیبل ایسے سخت مجروح ہوئے کہ دونوں میں سے کوئی بھی جانبر نہ ہو سکا۔ علاوہ ازیں بہت سے آدمی سخت زخمی ہوئے ہیں۔ پہرے والے مجروح سپاہی اسپتال میں سب کے سب داخل کئے گئے ہیں ❊

پولیس کے مددگار غنڈے اور کلکتہ میں سناٹا

پولیس غنڈوں کی مدد لیکر جہاں تہاں بنگالیوں پر حملہ کرتی رہی۔ بے شمار دوکانیں لوٹ لیں اس باعث تمام کلکتہ میں سناٹا چھا گیا ہے۔ یہاں ابھی تک تنزل ہو رہی۔ اسی باعث بنگالی لوگ خود اپنی حفاظت کرنے کا بندوبست کر رہے ہیں۔ اس روز بے شمار دکانیں بند کی گئیں۔ اور بے شمار لوگ لٹ گئے یہہ مصیبت راہ چلتے لوگوں کو بھگتنا پڑی ❊

سوداگروں اور دفتر کے افسروں

کی چٹھی کمشنر پولیس کے نام

تمام سوداگرون اور آفیسرون اور دفترون نے پولیس کمشنر کے ہان درخواست بھیجی ہے کہ پولیس کو فہمائیش کی جائے کہ ہمارے کلارکون کو جبکہ وہ گھر جاتے ہین کوئی پولیس مین تنگ نہ کرے۔ اسی روز تمام دفتر اور دکانین بعد دوپہر بند کئے گئے بازار ویران نظر آتے تھے۔

انگریزون کو بنگالیون اور بنگالیوں کو پولیس کا خوف

کلکتہ کے تمام انگریزون کو بنگالیون سے خوف ہو رہا ہے اور انمیں سے کوئی بھی شمالی جانب نہیں جاتا۔ بنگالی پولیس سے نالان ہو رہے ہیں اور دور نہیں جاتے کہ مبادا پولیس انپر حملہ نہ کر بیٹھے +

کلکتہ کی تباہی اور پولیس کا ظلم عام

کلکتہ میں تمام کاروبار آج بند کر دیا۔ اور سخت بیچینی مچ گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر آج کے روز شرارت نہ چلی تو سب کچھ درست ہو جائیگا۔ ورنہ حالت سخت نازک ہو رہی ہے +

اخبار اسٹیٹمین اور بنگالی میں معززین شہر پولیس کے ظلم کی سخت شکایت کرتے اور پولیس کو ہی اس تمام شورش و فساد کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں جسکی بدولت ان لوگون کو آج کا روز بد دیکھنا نصیب ہوا۔ ورنہ کیا وجہ ہے جہان پولیس کی نظر کوئی بنگالی پڑ جاتا ہو کہ وہ اس کا تعاقب شروع کر دیتی ہے اور پولیس کے آوردے غنڈے لوگ اس بیچارے کو خوب مار کر دنیہ بنانے لگ جاتے ہیں پولیس نے اس وقت تک محض دہینگا دہینگی سے ساٹھ بلوائی جو کہ یہان کے دیسی باشندے ہیں گرفتار کرئے ہیں۔ چھ مجروح ہو کر ہسپتال میں پڑے سسک رہے ہیں۔

کلکتہ کا بلوہ اور رنگ میں بھنگ

اس روز تمام لوگ گھرون سے باہر نہیں نکلے اور کوئی دوکاندار دوکان کھولنے نہیں آیا +

(منقول از نظام الملک)

غلہ کی نکاسی

تازہ سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ گذشتہ ماہ جولائی میں ہندوستان سے جو مال پیداوار یہ بھی ریلوں اور جہازون کے باہر لے گئے ہیں اس کی مقدار پیمانہ ہنڈرڈ ویٹ جو ہمارے یہان کے ایک من سولہ سیر کا ہوتا ہے

کپاس پانچ لاکھ ۱۹ ہزار ۵۲۶ ہنڈرڈ ویٹ

گیہون ۳۷ لاکھ ۴۴ ہزار ۹۲۷۔

تخم السی چار لاکھ بائیس ہزار ۲۳۵۔

تیل ۴۰۵ جوٹ ۵ لاکھ ۲۲ ہزار ۸۹۷۔

چائے ایک لاکھ ۹۶ ہزار ۷۶۷۔

چاول سات لاکھ ۷۷ ہزار ۹۰۸۔

شروع جنوری سے آخر جولائی تک دساتا ماہ میں یہی چیزین حسب ذیل بھیجی گئی ہیں +

چاول چوہتر لاکھ ساٹھ ہزار نوسو سینتالیس

چائے پانچ لاکھ ۹ ہزار ۸۹۔

جوٹ اڑسٹھ لاکھ ۴۹ ہزار ۹۲۲ تیل ۹ ہزار ۷۹۰

تخم السی ۹۴ لاکھ ۳۷ ہزار ۱۴۴

کپاس ایک کروڑ ۹۶ ہزار ۸۴۰۔

گیہون ایک کروڑ ۶۷ لاکھ ۲۵ ہزار ۹۷۰ +

جائے غور ہے کہ اس عظیم نکاس کے مقابلہ میں اگر ہندوستان میں ان چیزون کی گرانی روز افزون نہ ہو تو کیا ہو۔ کاش قبل نکاس کے مقامی ضروریات کا لحاظ رکھا جائے۔ زمینداران کا مالا مال ہونا کس کام جبکہ عوام الناس خستہ حال ہون۔ مثل مشہور ہے کہ اول خویش بعدہٗ درویش

(م)

شکاگو امریکہ کا

ایک پروفیسر جبکہ وہ اپنا کوٹ اتار کر کلاسوں میں پڑھانے جایا کرتا تھا تو واپس آکر ایک آدھ چیز اپنے کوٹ کی جیبون میں مفقود پاتا وہ بیچارہ آخر کار تنگ آگیا مگر چور کا پتہ نہ لگا۔ امریکہ اور یورپ میں کپڑا دھونے کی گھاس کاٹنے کی ہل چلانیکی کھانا پکانے کی غرضیکہ ہزارہا قسم کی ہزارہا مشینیں ہیں اس پروفیسر کو خیال آیا کہ کوئی ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جاوے جس سے چور پکڑا جائے۔ چنانچہ اس نے بعد تحقیقات اور غور کامل کے بجلی کی تارین ایجاد کین۔ وہ ایک روز اپنے کوٹ کی جیب میں ایک برقی تار رکھ لایا اور کوٹ اتار کر اسی کھونٹی سے ٹانگ دیا۔ چور حسب معمول موقعہ پر آیا اس نے جونہی جیب میں ہاتھ ڈالا کہ گھبرا کر گر پڑا اور زار زار رونے اور آہ زاری کرنے لگا۔ اتنے میں اس کا شور سنکر لڑکے اور پروفیسر جمع ہو گئے۔ اس وقت اس پروفیسر نے چور کا ہاتھ دیکھا جو زخمی تھا۔ اس طرح سے ان برقی تارون نے خوب نام پیدا کیا پروفیسر صاحب اس ایجاد کے موجد قرار پائے اب یہ آلہ یورپ اور امریکہ میں مقبول عام ہو گیا ہے۔ لنڈن کی عجائب گاہ میں خاص خاص چیزون کے ساتھ برقی تارین لگائی گئی ہیں تاکہ اٹھائی گیرے اپنا کام نہ چلا سکین



یورپ اور امریکہ کے ممالک میں ان تاروں کے ذریعہ اکثر عیار پکڑے گئے ہیں۔ امریکہ میں شاید ہی کوئی گھر ہوگا جس میں یہ تارین نہ لگی ہوں کسی خاص چیز کو چھونے پر فوراً گھنٹی بجنے لگ جاتی ہے۔ اور چور خود ہی شرمندہ ہوکر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہہ ایجاد ابھی تک ہندوستان میں نہیں آئی جو امید ہے کہ ممالک غیر سے منتقل ہوکر ہندوستان میں بھی آجائے گی امریکہ کے رؤسا نے اپنے باغات کے چاروں طرف ایسے ہی چورمار تار لگا دیئے ہیں جنمیں رات کے وقت بجلی بھردی جاتی ہے اور پھر تمام رات وہ مالکان کی نگہبانی کرتی ہیں۔ افسوس کہ ہندوستان میں ایسی ایک بھی ایجاد نہیں ہوتی ۔ (عام)

اڈیٹر اخبار نیر اعظم واڈیٹر اخبار ستارہ ہند

کا مقدمہ ۳۰ ستمبر کو خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کے اجلاس میں پیش ہوا ۔

ایس این علی اڈیٹر اخبار نیر اعظم کے اظہار ہوئے اڈیٹر نیر اعظم نے بعد حلف ان فقرات کی نسبت جو اخبار ستارہ ہند مطبوعہ ۲۶ اگست میں شائع ہوئے تھے ۔ اور بیان کیا کہ یہہ فقرات میری عزت میں بٹہ لگانے اور میرے نقصان پہنچانے اور میری شہرت کم کرنے کے واسطے لکھے ہیں۔

اسکی تائید میں قاضی ماسٹر جلال الدین عبدالمجید خان منشی فضل حسین اڈیٹر رسالہ ضیاء الاسلام حاجی عبدالرشید کتب فروش گواہی میں پیش کئے جنہوں نے اڈیٹر مذکور کے بیان کی تائید کی۔ کاتب اور پریسمین نے چھاپنے اور لکھنے کا اقبال کیا۔ جرح محفوظ رکھی گئی۔

اس کے بعد محمد اسمعیل اڈیٹر ستارہ ہند کا بیان لیا گیا۔ چار فقروں کی نسبت اڈیٹر مذکور نے بیان کیا کہ یہہ فقرے اڈیٹر نیر اعظم کی بابت نہیں لکھے۔ بلکہ یہہ عام فقرے ہیں۔ ایک فقرے کی نسبت کہ اڈیٹر نیر اعظم اردو عربی فارسی انگریزی ایسی نہیں جانتا کہ لفظوں کے پورے طور سے معنی بھی سمجھ سکے بیان کیا کہ یہہ فقرہ اڈیٹر نیر اعظم کی نسبت ہے ۔

اس کے بعد وہ مقدمہ پیش ہوا جسمیں اڈیٹر ستارہ ہند مدعی اور اڈیٹر نیر اعظم مدعا علیہ تھے۔ اڈیٹر ستارہ ہند نے بعد حلف ان فقرات کی نسبت جو نیر اعظم مطبوعہ ۲۶ اگست میں لکھے گئے ہیں بیان کیا کہ یہہ فقرات میری عزت میں بٹہ لگانے اور میرے نقصان پہنچانے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ اس کے ثبوت میں محمد سجاد اور گودھر لال گواہ پیش کئے جنہوں نے اڈیٹر مذکور کے بیان کی تائید کی۔ اس کارروائی کے بعد دوسرے روز پیشی کو حکم ہوا۔ یکم اکتوبر کو مقدمہ پیش ہوا۔ خوب چند اور سردار امام الدین بقیہ گواہ اڈیٹر ستارہ ہند کی طرف سے پیش کئے گئے اس کے بعد اڈیٹر نیر اعظم کا بیان لیا گیا۔ اڈیٹر نیر اعظم کا بیان لیا گیا۔ اڈیٹر مذکور نے بیان کیا کہ ۲۶ اگست کے ۵ صفحہ پر جو مضمون ستارہ ہند کی بابت لکھا ہے۔ نقصان پہنچانے کی غرض سے نہیں لکھا ہے بلکہ نیک نیتی سے لکھا ہے۔ ۷ اکتوبر کو پیشی کا حکم ہوا ۷ اکتوبر کو مقدمہ پیش ہوا اور محمد اسمعیل اڈیٹر ستارہ ہند نے خود اڈیٹر نیر اعظم اور گواہوں سے جرح کی وکیل نہ تھا ۔

یہ بات افسوس کے قابل ہے کہ یہ مقدمہ مراد آباد کے دو اخباروں کے اڈیٹروں میں ہے۔ اور مقدمہ بھی ازالہ حیثیت عرفی کا ہے۔ باہم فیصلہ کرانے کی کوشش کی گئی مگر افسوس فیصلہ نہوا۔ اب تقدیری فیصلہ عدالت کے ہاتھ میں ہے۔ فریقین کی تقدیر ہے یہ بات بہت اچھی ہے کہ خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر منصف مزاج حاکم ہیں اور اُن کو بذات خاص اخبار دیکھنے کا شوق ہے اس لئے وہ اخباروں کے نکات اور پیچیدگیوں کو بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ یقین ہے کہ وہ اس مقدمہ کے تمام پہلوؤں پر غایت نظر فرماکر فیصلہ فرمائیں گے ۔

بارش بالکل ندارد۔ غلہ گران بلکہ پورا قحط پڑگیا ہے۔ عام لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ شہر میں موسمی امراض کے ساتھ ساتھ وبائی مرض بھی پھیل گیا ہے چنانچہ اسی ہفتہ میں قاضی ٹولہ میں بھی کئی کیس ہیضہ کے ہوگئے ۔

(منقول از نظام الملک مراد آباد)

صوفی انبا پرشاد

جو مقدمہ سڈیشن لاہور کے متعلق سشن سپرد کیا گیا ہے اس سے عدالت نے دریافت کیا کہ پہلے بھی سزا پائی ہے ؟ جواب دیا کہ ہاں حضور۔ ایک مقدمہ سڈیشن زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) میں ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا پائی تھی۔ ایک مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند میں دو سال قید محض حاصل کی۔ اور ایک مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند میں دو سال قید سخت بھگتی ہے اور ایک مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۱ تعزیرات ہند میں ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا تھی۔ کل سات ہی پانچسال قید علاوہ جرمانہ کے اٹھا چکے ہیں۔

مقدمہ بلوہ لاہور میں ملزم نند کشور کے پانچ پانچ ہزار کی دو ضمانتیں چاہی گئیں لیکن وہ داخل نہ کئے جانے کے باعث ملزم بدستور جیل خانہ میں پڑے ہیں۔ اور مقدمہ آنپر چل رہا ہے۔ (راز عام)

لاجپت رائے اور اجیت سنگھ جلاوطن کیون کئے گئے

لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی جلاوطنی ابھی تک معمہ ہی میں رہی ہے۔ کوئی لائل پور والی تقریر کو جلاوطنی کا سبب بتلاتا ہے اور کوئی راولپنڈی کے شورو شر کو اسکی کا اصلی کارن لکھتا ہے۔ اب اسی ضمن میں اینگلو انڈین اخبار "انگلش مین" میں اس کے پنجابی نامہ نگار کا ایک طول طویل مضمون شایع ہوا جسمیں وہ جلاوطنی کا حسب ذیل سبب ان الفاظ میں بیان کرتا ہے :-

اب لاجپت رائے کی جلاوطنی کا اصلی سبب ظاہر کردینے کا وقت آگیا ہے۔ پچھلے سال پنجاب کی کئی دیسی پلٹنوں کے افسرون نے اپنے کمانڈنگ افسرون سے پوشیدہ طور پر رپورٹیں کیں۔ کہ سپاہیوں کو گورنمنٹ سے متنفر کیا جارہا ہے۔ کمانڈنگ افسرون نے یہہ خبر اپنے اعلے افسرون کو دی۔ اس سال کے آغاز میں قریبًا تمام دیسی پلٹنوں کے دیسی افسرون نے کمانڈنگ افسرون سے رپورٹ کی۔ کہ نہر کا معاملہ بڑھ جانے سے پولیٹیکل لیڈر سپاہیوں کو گورنمنٹ کے برخلاف بڑھکا رہے ہیں۔ اور لاجپت رائے اور اجیت سنگھ ان کے رہنما ہیں۔ یہہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نئی آبادی میں رہنے والے زیادہ تر پرانے سپاہی تھے۔ اس لئے قدرتی طور پر ان کو ان سے ہمدردی ہوتی تھی۔ دیسی سپاہیون نے صاف طور پر کہدیا کہ جب تک نہر کا قانون رد نہیں کیا جاویگا۔ ہم حفظ امن کے جوابدہ نہیں ہون گے۔ کمانڈنگ افسرون نے لارڈ کچنر سے کہا۔ کہ جب تک نہر کا قانون رد نہیں کیا جاویگا اور لاجپت رائے اور اجیت سنگھ گرفتار نہیں کئے جاوینگے تب تک ہم لوگ دیسی پلٹنون کو قابو نہیں رکھ سکیں گے۔ لارڈ کچنر نے فورًا لارڈ منٹو سے ملاقات کی۔ اور لارڈ منٹو نے اس کی اصلیت کو معلوم کرنے کے لئے سول افسرون کے پاس تار بھیجے۔

لاہور کے ملکی افسر لائیبور کی ہلچل دیکھکر متفکر تھے ہی۔ انہون نے لارڈ کچنر کی رپورٹ کی تائید کی مگر ساتھ ہی یہہ لکھا۔ کہ قانون رد کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کو جلاوطن کردینا ہی کافی ہوگا۔ لارڈ منٹو کو ملکی افسرون کی یہہ صلاح پسند آئی۔ مگر لارڈ کچنر نے کہا۔ کہ اگر قانون رد نہیں کیا جاویگا۔ اور اجیت سنگھ کو جلاوطن نہیں کیاجاویگا۔ تو میں استعفےٰ دونگا۔ لارڈ کچنر کا استعفےٰ دینا منظور تو لارڈ منٹو کو منظور تھا۔ اور نہ ہی مسٹر مارلے کو۔ پس قانون رد کیا گیا۔ اور اجیت سنگھ اور لاجپت رائے جلاوطن کئے گئے۔ حاکم چاہے اب انکار کرین لیکن دراصل امر واقعہ یہی ہے"۔

بقول نامہ نگار "انگلشمین" یہہ ہے جلاوطنی کی اصلی وجہ۔

(منقول از پرکاش)

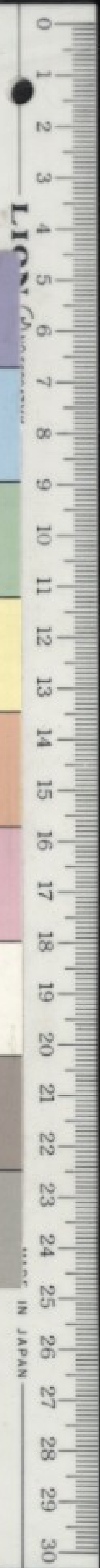
تمام ریلوے کمپنیون نے ان اشیاء کے محصول میں رعایت کردی ہے جو میسور کی نمائش گاہ میں بھیجی جاینگی۔

نوآبادیہائے انہار کیمتعلق کمیٹی

گورنمنٹ پنجاب اپنے صوبے کی نوآبادیہائے انہار کے آیندہ انتظام کے متعلق بعض معاملات میں مشورہ دینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے والی ہے جس کا اجلاس غالبًا ۲۰ اکتوبر سے لاہور میں ہوگا اس کے پریسیڈنٹ آنریبل مسٹر گارڈن واکر سکرٹری مسٹر ایل۔ ایچ لسلی۔ جونز جدید بینیر سکرٹری فائنل کمشنر پنجاب اور چار ممبر ہون گے۔ جن میں سے دو ممبر نامزد ہوچکے ہیں۔ یعنی میجر ایف بی ینگ کمشنر بندوبست پٹیالہ۔ اور مسٹر ٹی آر جے وارڈ قایم مقام سپرنٹنڈنٹ انجنیر۔ باقی دو ممبران سے ایک فوجی افسر ہوگا اور ایک سویلین کسی دوسرے صوبہ سے طلب کیا جاویگا۔ اگر کمیٹی نے صوبہ کی زراعت پیشہ رعایا کا لحاظ کیا تو یقینًا بہت سی شکایتیں۔ جو رعایا کو محض انتظام انہار کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہیں۔ رفع ہوجائین گی۔ واضح رہے کہ نوآبادکارون سے رعایت کی پالیسی مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ جس کی شروع میں انہیں امید دلائی گئی تھی۔

عجیب وغریب مقدمہ

مولوی حامد عبداللہ پولیس مجسٹریٹ علیپور کی عدالت میں ایک عجیب وغریب مقدمہ درپیش ہے۔ اور مہاراجہ صاحب سونبھنج کے چچا رائے دھوتری ناتھ سنگھ دیو اور بابو شرش چندر سربدہیکاری ایڈیٹر ہندو پیٹریٹ فریب و استحصال بیجا کے جرم میں ماخوذ ہیں رودیداد یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کے چچا یعنی ملزم



عا مدعی بابو چندر موہن ساکن بھوانی پور کے ہان آئے۔ اور کہا کہ مجھے ۲½ ہزار روپے کی ضرورت ہے مہاراجہ کے اقرار نامہ کی ضمانت پر جسمیں مجھے ۲½ لاکھ روپیہ مہاراجہ نے دینا منظور کیا ہے۔ یہہ روپیہ دیدو ملزم نے اصل اقرار نامہ کی نقل پیش کی اور مدعی کے شبہ ظاہر کرنے پر ملزم عا نے ملزم عا کی اسی نقل پر تحریری تصدیق کر دی کہ یہہ درست ہے جب مدعی کو مہاراجہ صاحب کے سکرٹری سے معلوم ہوا کہ اس قسم کا کوئی اقرار نامہ نہیں ہوا۔ تو اُس نے دعوے دائر کر دیا جس کا ہنوز کوئی فیصلہ نہیں ہوا اس مقدمہ سے بنگال، میں بڑی دلچسپی پیدا ہو رہی ہے+

(بقیہ صفحہ ۲)

سکھاتا ہے تو اُس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ صرف "حروف" کی تعلیم دیتا ہے اور یہہ عمدہ تعلیم کے حق میں زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے۔

آجکل کی تعلیم میں بڑی بھاری کسر اور عیب یہی ہے کہ وہ محض لفظی ہوتی ہے اُسمیں روحانیت کی بہت ہی کم موجودگی ہوتی ہے۔ اسی لئے ہمارے نوجوانوں کے دماغ مغلق اور معذب ہوتے ہیں لفظی تعلیم خود بائیبل میں بھی مذہبی پہلو سے معیوب تصور کی گئی ہے تو کیا یہی قاعدہ دنیاوی پہلو میں مسلم نہیں ہو سکتا؟ ہاں ضرور مسلم ہو سکتا ہے اگر ہمارے ملک کی تعلیم میں روحانیت برتی جائے تو ہمارے نوجوانوں کی تعلیم نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی اور مفید ہو۔ اُن کے اندر تعلیم جادو کی طرح اثر کر جائے۔ خدا ہی تمام اُستادوں سے بڑھکر اُستاد ہے اور پھر بھی خدا ہی تمام روحانیت کا مرکز اور اجال ہے ✤ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

بعدالت لالہ سری رام صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر ضلع لودیانہ

اشتہار زیر دفعہ ۸۰ ضابطہ دیوانی

مسمات گنگادیوی بیوہ گرد ہاری مل بنام راد ہاکشن پسر کرپارام کہتری سکنہ رائے کوٹ ذات بھاٹڑہ سکنہ رائیکوٹ تحصیل جگراؤن حال آباد لودیانہ مدیون باڈگریدار

ایصال السماعیہ ۹

مقدمہ مندرجہ عنوان مدیون ڈگری باوجودیکہ متواتر نوٹس اُس کے نام جاری کیا گیا۔ تعمیل نوٹس سے گریز کرتا ہے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا زیر دفعہ ۸۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدیون مذکور رادہاکشن ۲۲ اکتوبر سنہ۱۹۰۱ء تک حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو اُس کے برخلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں آویگی ✤

آج بتاریخ ۲ اکتوبر سنہ۱۹۰۱ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا ✤

رنگون کے بندرگاہ کو ترقی دینے کے لئے ۱۲۵ روپیہ منظور کئے گئے ہیں اس رقم میں سے ۵۰ لاکھ روپیہ گورنمنٹ دیگی اور باقی روپیہ کا حکام بندرگاہ انتظام کرینگے۔

۵۰ لاکھ روپیہ جو گورنمنٹ نے دینا قبول کیا ہے اس میں سے نصف روپیہ امپریل اور نصف پراونشل فنڈ سے دیا جائیگا ✤

حال میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ صوبجات متحدہ میں کاشتکاروں کو زر تقاوی دینے کے لئے ۸۰ لاکھ روپیہ سے کم کی ضرورت نہ ہوگی +

کشمیر میں ہیضہ کی اب بہت کمی ہو گئی ہے، تاریخ کو صرف ایک موت کا ہونا بیان کیا گیا ہے ✤

ضرورت

ہوشیارپور کے گرلس آر فنیج میں دو استانیوں کی ضرورت ہی؛

(۱) ایک استانی جو انگریزی میں انٹرنس پاس شدہ ہو تنخواہ اس استانی کے لئے ۳۰ روپیہ ماہوار اور رہایش کے واسطے مکان

(۲) ایک استانی جو انگریزی میں مڈل پاس شدہ ہو تنخواہ اس استانی کے لئے ۲۰ روپیہ ماہوار اور رہایش کے لئے مکان؛

درخواستیں بمعہ نقل سارٹیفکیٹ ذیل کے پتہ پر بھیجی جاویں؛

المشتہر

پادری کے۔ سی۔ چیٹرجی ڈی ڈی

ہوشیارپور

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے۔ جو رومن اردو اور انگریزی زبان میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دیجاتی ہے؛

شرح چندہ حسب ذیل ہی

عوام سے	مگ	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	مجہ	”
” پچیس ” ”	ے	”
” پندرہ ” ”	۱۲ر	”
ادنےٰ ترین نرخ	۱۲ر	”

نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہی

کل درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں؛

المشتہر

ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد

پریسبیٹیرین بیواوں و یتامی کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۴۹ء میں قایم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس فنڈ میں شریک ہو چکے ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۷۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے۔ اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوگی کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے؛

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے کلارک صاحب ایم۔ اے
منیجنگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ عگ
” ” معہ محصولڈاک ” مجہ ” ہےر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	مگ	ہےر	ے
چوتھائی کالم	ہےر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	اہ
پورا کالم	عہ	اہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ایک آنہ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلامحصول ڈاک
” ” ” ” ” ” معہ محصول ڈاک عہ
” آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول

پادری پی گولکناتھ صاحب بی اے اڈیٹر و منیجر نورافشان ساکن پہلور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں باہتمام واٹیلی برادر کے چھپا